سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل، 25-اپریل 2017

(یوم الثلاثہ، 27-رجب المرجب 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28: شمارہ 2

79

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25-اپریل 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودات قانون

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

Resumption of motion moved by **MRS GULNAZ SHAHZADI:**	that leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.
MRS GULNAZ SHAHZADI:	to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

2. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill, 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.
MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO:	to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

80

3. The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.

MRS FAIZA MUSHTAQ:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.
MRS FAIZA MUSHTAQ:	to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.

4. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill. 2017.

MRS RAHEELA KHADIM HUSSAIN:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.
MRS RAHEELA KHADIM HUSSAIN:	to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 7-فروری اور 14-مارچ 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی شناختی کارڈ کا حصول ہر شہری کا بنیادی حق ہے مگر شناختی کارڈ کے حصول میں دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ اس ادارے کی کسی غلطی کا خمیازہ بھی عوام کو ہی بھگتنا پڑتا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد عدالتوں میں دھکے کھا رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا کو پابند کیا جائے کہ اگر شناختی کارڈ میں غلطی کا ذمہ دار نادرا ہو تو اس کو وہ خود ہی درست کریں تاکہ عوام کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

2- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے موثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

81

(موجودہ قراردادیں)

1۔ چودھری اشرف علی انصاری: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج Incinerators فراہم کئے جائیں۔

2۔ محترمہ ارم حسن باجوہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔

3۔ جناب شہزاد منشی: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

4۔ ملک تیمور مسعود: اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں، سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔

5۔ محترمہ شُنیلا رُوت: اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں، نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

83

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

منگل، 28-اپریل 2017

(یوم الثلاثہ، 27-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾
وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ؕ﴿۳﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ
شَدِيۡدُ الۡقُوٰى ۙ﴿۵﴾ ذُوۡ مِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالۡاُفُقِ
الۡاَعۡلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوۡسَيۡنِ اَوۡ
اَدۡنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الۡفُؤَادُ
مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدۡ رَاٰهُ نَزۡلَةً
اُخۡرٰى ۙ﴿۱۳﴾ عِنۡدَ سِدۡرَةِ الۡمُنۡتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنۡدَهَا جَنَّةُ الۡمَاۡوٰى ؕ﴿۱۵﴾
اِذۡ يَغۡشَى السِّدۡرَةَ مَا يَغۡشٰى ۙ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَ
مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدۡ رَاٰى مِنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِ الۡكُبۡرٰى ﴿۱۸﴾

سورۃ النّجْم آیات 1تا18

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (1) کہ تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا (5) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (6) اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (7) پھر قریب ہوئے اور اَور آگے بڑھے (8) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (9) پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (10) جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا (11) کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو؟ (12) اور انہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے (13) پرلی حد کی بیری کے پاس (14) اسی کے پاس رہنے کی جنت ہے (15) جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (16) ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی (17) انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (18)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

□لغ العلا□ کمالہ کشف الدجیٰ□ جمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ
معراج کی وہ رات تھی سرکار کی بارات تھی
ہر لب پہ یہ ہی بات تھی صلو علیہ و آلہ
□لغ العلا□ کمالہ کشف الد جیٰ□ جمالہ
انوار ہی انوار تھے اسرار ہی اسرار تھے
قدسی فلک پہ جابجا سب طالب سرکار تھے
□لغ العلا□ کمالہ کشف الد جیٰ□ جمالہ
رو کر کہنے لگے نبی یارب ھب لی امتی
آئی ندا یا مصطفیٰ دی بخش امت آپ کی
□لغ العلا□ کمالہ کشف الدجیٰ□ جمالہ
آیا مقام منتہیٰ سجدے میں طوبیٰ جھک گیا
یہ عرض کی جبریل نے میری یہی ہے انتہا
□لغ العلا□ کمالہ کشف الد جیٰ□ جمالہ
حسنت جمیع خصالہ □لو علیہ و آلہ

تعزیت

معزز ممبر محترمہ ثریا نسیم کی والدہ ماجدہ اور معزز ممبر سردار خالد محمود وارن کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ وقفہ سوالات کا آغاز کیا جائے۔ ہمارے اس ایوان کی معزز ایم پی اے محترمہ ثریا نسیم کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر سردار خالد محمود وارن کی والدہ محترمہ کا بھی انتقال ہوا ہے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سردار خالد محمود وارن کی والدہ محترمہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ ثریا نسیم کی والدہ محترمہ اور معزز ممبر سردار خالد محمود وارن کی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ مال و کالونیز کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2433 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2433: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں، کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے، ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام فروش کالائسنس جاری کرنے پر لاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کر رکھی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اگر پابندی نہیں ہے تو لائسنس کیوں جاری نہیں کئے جا رہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں ضلع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشٹام فروش کے لائسنس جاری کئے گئے تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشٹام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 94/14539 روبرو جناب جسٹس خلیل الرحمان رمدے عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی جس کی بناء پر سابقہ ڈپٹی کمشنر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 1995-08-16 کے تحت نئے لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائسنس اشٹام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور لائسنس تجدید نہ کروانے کی صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائسنس کی بحالی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے تین جز ہیں۔ اس کا جواب میں نے پڑھا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ جو اشٹام فروش کے لائسنس کا اجراء ہے اس کی کوئی خاص پالیسی نہیں ہے۔ اگر پانچ سال کے لئے پابندی ہے تو پابندی لگی ہوئی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اشٹام فروشوں کو جو لائسنس کا اجراء کیا جاتا ہے پورے پنجاب کے لئے معیار اور کیا parameters ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! پہلے تو آپ نے یہ مدعا اٹھایا کہ اس پر پابندی ہے۔ آپ نے جواب میں پڑھا ہو گا کہ جسٹس خلیل رمدے کی عدالت میں۔۔۔

جناب سپیکر: جسٹس خلیل رمدے صاحب Honourable Justice

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جسٹس جناب خلیل رمدے کی عدالت میں stamp vendors کی طرف سے یہ رٹ ہوئی تھی کہ ان کی آمدن پر اثر پڑ رہا ہے چونکہ بغیر کسی limit کے limitless لائسنس جاری کئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد یہ پابندی عائد کی گئی تھی۔ جہاں تک آپ کا یہ سوال ہے کہ اس کے لئے کیا معیار ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس کے لئے کوئی خاص معیار نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ پڑھا لکھا ہو literate ہو، اس کے خلاف پولیس سٹیشن یا کسی عدالت میں کوئی کیس نہ ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے لئے پالیسی کیا ہے مثلاً لاہور میں کتنے لائسنس جاری ہو سکتے ہیں، ملتان میں کتنے لائسنس جاری ہو سکتے ہیں، بہاولپور میں کتنے لائسنس جاری ہو سکتے ہیں یعنی اس حوالے سے پالیسی کیا ہے؟ جو مگر مچھ آگیا، چودھری آگیا جس نے ڈی سی کو پیسے لگا دیئے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو پیسے لگا دیئے اس کو لائسنس مل گیا۔ میں نے ماضی میں یہ سب کچھ دیکھا ہے اس لئے میں نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ ایسے لگتا ہے کہ محکمہ مال کے پاس اشٹام فروش کے لائسنس کے اجراء کے لئے کوئی پالیسی نہیں ہے۔ موقع با موقع جس کا زور لگ جاتا ہے وہ لے جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! تھوڑی سی تصحیح کر لیں ڈی سی کو پیسے لگا دیئے ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں کس کو کہوں کہ پیسے لگائے؟

جناب سپیکر: جو کوئی بھی پیسے لیتا ہے وہ اچھا انسان نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈی سی نہیں لیتا بلکہ ایتھے تے اُتوں لے کے تھلے تک سارے ای لیندے نیں۔ پاناما کیس کا فیصلہ بھی یہی ہے اس تے میں بحث نہیں کردا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی پالیسی کیا ہے؟ کوئی تحریری پالیسی ہے کہ اس ضلع کے اندر کتنی سیٹیں allocate ہوں گی۔ کام کا اتنا حجم ہے، اتنے مقدمات ہیں۔ ہمارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے بزرگ ماہروں نے اس حوالے سے کوئی پالیسی بنائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ہر ضلع اور ہر تحصیل کی ضرورت کے مطابق sanctioned posts ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ذرا تشریف رکھیں اور ان کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! Deputy Commissioner is the competent authority. وہ stamp vendors کو لائسنس جاری کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب میں اس پر مزید بحث کر کے ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ چاہتا ہوں کہ محکمہ اس حوالے سے پوری پالیسی ڈیزائن کرے اور declare کرے کہ اس پالیسی کے تحت اگر اتنے مقدمات ہیں یا اتنی آبادی ہے یعنی کوئی معیار بنائے اس کے مطابق ایک پالیسی وضع کریں۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں سارے سینئر افسران کی ایک پوری chain بیٹھی ہے۔ میرا اگلا سوال تھا جو میں نے نشان زدہ دیا تھا لیکن وہ غیر نشان زدہ ہو گیا۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں 2004 سے مقدمات لٹک رہے ہیں اس سلسلے میں دور دور سے غریب عوام آتی ہے تو وہاں ممبران اور سیکرٹری بیٹھتے ہی نہیں ہیں اور لوگوں کو اتنی tension دیتے ہیں اور یہ ان کی سنتے ہی نہیں۔ مجھے اس حوالے سے سخت تکلیف ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے کہوں گا کہ آیا محکمہ اس حوالے سے کوئی پالیسی سازی کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جواب میں بہت واضح لکھا ہے کہ 1995 کے بعد اس پر پابندی ہے تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ پابندی کے بعد تو نیا اجراء ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں ادھر direct نہ ہوں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! Stamp vendors کے نئے لائسنسوں کے اجراء پر 1995 سے پابندی ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ پابندی لگی رہے گی، محکمے نے ابھی تک اس کا کچھ بھی نہیں کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس پر ابھی تک پابندی ہے اور کوئی بھی نئے لائسنس جاری نہیں کئے گئے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پریس گیلری سے صحافی واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا ہو گیا؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پریس والے پریس گیلری سے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا کیا مسئلہ ہے؟ رانا ارشد صاحب! ذرا پتا کریں کہ کیا مسئلہ ہے۔ پریس والے صاحبان کا کیا مسئلہ ہے، میڈیا کو کیا ہوا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے ساری بحث سماعت کر لی ہے اور جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ بھی آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس طرف سے مطمئن کرنے والا جواب نہیں آ رہا۔ میں stress تو نہیں کرتا لیکن میری التماس ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو اس کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس پر deliberations ہو سکیں کہ یہ کام کیسے ہونا چاہئے۔ یہ تو کچھ پروگرام ہے اور 22 سال سے follow نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس میں کافی ریٹائرڈ بھی ہو گئے ہوں گے۔ پہلے جتنے اشٹام فروش تھے کسی طریقے سے شاید ان میں کوئی اضافہ بھی ہوا ہو گا۔ اس کا کوئی طریق کار ہونا چاہئے کہ بے روزگاری کے خاتمے کی بجائے یہ بھی بے روزگاری میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ آپ اس میں دیکھیں اگر review میں جانا چاہتے ہیں تو اس کا کوئی طریق کار بتائیں اور ساری تفصیل لے کر آئندہ اجلاس میں بتائیں۔ اگر آپ نے اس کے بعد کسی کورٹ میں رجوع کیا ہے تو وہ بھی بتائیں لیکن یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ پالیسی ہے نہ کوئی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے، جناب کی observation پر اسے مکمل دیکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: کیا کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! آپ کی observation پر اسے میٹنگ میں لے لیتے ہیں اور اس پر عملدرآمد کے لئے سوچتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کا solution نکالیں اور پتا کریں کہ کیا طریق کار ہو سکتا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پھر آپ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس سوال کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ سوال تو pending ہو چکا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 7202 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کا شاملات کی زمین پر قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7202: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے؟

(ب) کیا بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین کی قیمت ادا کی ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات اور بحریہ ٹاؤن راولپنڈی کے درمیان کوئی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اگر ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر راولپنڈی کی طرف سے آمدہ جواب کے مطابق یہ غلط ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے۔ بلکہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے بذریعہ انتقالات شاملات خرید کی ہے۔ شاملات کی زمین مالکان دیہہ کی ملکیت ہوتی ہے جس کو مالکان دستور العمل کاغذات زمین کے پیرا 7.19 کے تحت بیع کر سکتے ہیں۔

(ب) بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات رقبہ کے مالکان سے جو رقبہ حصہ شاملات خرید کیا ہے اس میں بائعہ کو رقم کی ادائیگی کی گئی ہے۔

(ج) بحریہ ٹاؤن اور محکمہ جنگلات کے درمیان ایک از خود نوٹس کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے جنگلات کی زمین کی الاٹمنٹ کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے جبکہ سول کورٹس میں بھی کیس زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ بحریہ ٹاؤن اور محکمہ جنگلات کے درمیان ایک از خود نوٹس کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے جنگلات کی زمین کی الاٹمنٹ کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے جبکہ سول کورٹس میں بھی کیس زیر سماعت ہے۔ میں اس کو کیا سمجھوں؟ میں نے سوال یہ کیا تھا کہ ان کی تفصیل بتائی جائے کہ بحریہ ٹاؤن نے راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کی 800 کنال زمین بغیر پیسے کے اپنے پراجیکٹ میں شامل کی ہوئی ہے، جس کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ اب انہوں نے کسی جگہ تفصیل نہیں دی کہ سول کورٹس میں کتنی زمین کا کیس ہے، ہائی کورٹ میں کتنی زمین کا کیس ہے اور سپریم کورٹ میں جو کیس لگا ہوا ہے اس میں جنگلات کی کتنی زمین ہے؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ بحریہ ٹاؤن نے جنگلات کی کتنی زمین اپنے پراجیکٹ میں بغیر ادائیگیوں کے شامل کی ہے۔ یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ سول کورٹ میں کیس ہے، ہائی کورٹ میں ہے اور سپریم کورٹ میں بھی کیس ہے لیکن میں نے پوچھا تھا کہ اس کی تعداد کیا ہے، کتنی زمین کا کیس سول کورٹ میں ہے کتنی زمین کا کیس ہائی کورٹ میں ہے اور کتنی کا سپریم کورٹ میں ہے؟ لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! سپریم کورٹ میں جو suo moto notice ہے وہ زمین کے لئے نہیں بلکہ وہ 2009 سے against distraction of forest تھا۔ اس کے بعد آپ نے رقبہ پوچھا ہے تو وہ 1170 کنال رقبہ ہے جو محکمہ جنگلات کی زمین ہے اور اس کے کیسز سول کورٹس اور ہائی کورٹ میں کیس چل رہے ہیں اگر آپ کو مزید تفصیل چاہئے تو میں ابھی مہیا کر سکتی ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین بغیر کوئی قیمت ادا کئے اپنی سکیم میں شامل کی ہے؟ اسی طرح میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے شاملات کی زمین کی قیمت ادا کی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے ان سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ کیسز سول کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ کیا محکمہ جنگلات کی زمین کے پیسے بحریہ ٹاؤن راولپنڈی نے ادا کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہی ہوں اور جواب میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ شاملات کی کوئی زمین بغیر payment کے نہیں لی گئی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جواب میں یہ نہیں لکھا گیا کہ محکمہ جنگلات کی کوئی زمین نہیں لی گئی۔ مجھے پتا ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین بحریہ ٹاؤن راولپنڈی میں شامل کی گئی ہے اور اس بابت case بھی چل رہا ہے۔ سوال کے جز (الف) اور جز (ب) کے دونوں جوابات غلط ہیں۔ میں یہ بات on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ راولپنڈی، کوٹھہ کلاں اور اس کے ارد گرد علاقے کے سینکڑوں لوگ اس وقت بھی چیخ و پکار کر رہے ہیں کیونکہ پندرہ پندرہ سال گزرنے کے باوجود انہیں ان کی ذاتی زمینوں کے پیسے نہیں ملے۔ اس حوالے سے سینکڑوں لوگوں نے cases بھی کئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ case نہیں کر سکتے حالانکہ ان کی زمینیں چھین لی گئی ہیں اور انہیں پیسے بھی نہیں دیئے گئے۔ یہ جواب سو فیصد غلط ہے۔ اس معزز ایوان اور مجھے دھوکہ دینے کے لئے یہ نامکمل جواب دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ شاملات کی کوئی زمین بغیر payment کے حاصل نہیں کی گئی۔یہ بات درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین کے حوالے سے مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔شاملات کا کوئی issue نہیں ہے البتہ محکمہ جنگلات کی زمین کی الاٹمنٹ کا ایک کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔1170 کینال محکمہ جنگلات کی زمین ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!لوگوں کی پرائیویٹ زمینیں،لوگوں کی شاملات چھین لی گئی ہیں،راولپنڈی کے لوگ چیخ رہے ہیں اوران کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔

جناب سپیکر:عباسی صاحب!جو معاملات کورٹ میں ہوں تو وہ subjudice matter ہوتا ہے لہٰذا اس معاملے کو کمیٹی میں بھیجنا مناسب نہیں ہے۔میرے خیال میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب کو دوبارہ چیک کرلیں۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!اس سوال کو pending کرلیں یا کمیٹی کو بھیج دیں۔میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو کہ عدالتوں میں بھی نہیں جا سکتے۔بحریہ ٹاؤن نے ان غریب لوگوں کی زمینوں پر قبضے کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر:اگر یہ لوگ عدالتوں میں نہیں جائیں گے تو پھر فیصلہ کیسے ہوگا؟اس سوال کو کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!اس سوال کا غلط جواب آیا ہے لہٰذا آپ اس کو مجلس قائمہ کو refer کر دیں وہاں پر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر:نہیں،یہ سوال کمیٹی کو refer نہیں کیا جا سکتا۔آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی بات سُنیں۔وہ آپ کو جواب دے رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل):جناب سپیکر!میں تو جواب دے رہی ہوں لیکن یہ میری بات سُن ہی نہیں رہے۔میں عرض کرتی ہوں کہ شاملات کے حوالے سے اس وقت کوئی case pending نہیں ہے جن لوگوں سے زمین لی گئی تھی ان کو قیمت ادا کر دی گئی ہے۔جہاں تک محکمہ جنگلات کی زمین کا issue ہے تو اس بابت ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں بھی cases زیر سماعت ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بیانی ہے۔ عدالتوں میں پھر cases کس حوالے سے زیر سماعت ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! عدالت میں جنگلات کے رقبہ کے حوالے سے case زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بتایا ہے کہ شاملات کی زمین کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ سو فیصد جھوٹ ہے اور میں اس سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوں۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں یا pending کریں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ عباسی صاحب! جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ان کی فہرست پارلیمانی سیکرٹری کو فراہم کر دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس سوال کے جواب کو مزید چیک کر لیں اور پھر اس کا تفصیلی جواب پیش کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر صحافی بھائی پریس گیلری سے بائیکاٹ کر کے باہر چلے گئے)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! صحافی بھائی boycott کر کے پریس گیلری سے باہر چلے گئے ہیں۔ صحافی حضرات کے PEMRA Rules کے حوالے سے کچھ issues ہیں۔ ان کی salary package کا issue ہے اور روزنامہ "خبریں" سے پچاس کے قریب کارکنوں کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ صحافی بھائیوں کا point of view یہ ہے کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کے کئی معاملات ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس کے لئے آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں تاکہ وہ کمیٹی صحافی حضرات سے جا کر ان کے issues کے حوالے سے بات چیت کر سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کمیٹی میں وزیر کان کنی و معدنیات جناب شیر علی خان، رانا محمد راشد اور میاں خرم جہانگیر وٹو کو شامل کیا جاتا ہے۔ آپ تینوں صاحبان جائیں اور صحافی حضرات سے اچھے طریقے سے بات کریں۔ آپ روزنامہ "خبریں" کے صاحبان سے بھی بات کریں۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 7397 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7397: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ مال کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواری کب سے تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں؟

(ج) مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کس کس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بالا عہدیداران واہلکاران میں سے اس وقت کس کس کیخلاف محکمانہ یا محکمہ انٹی کرپشن میں کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(ہ) لینڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے کے بعد پٹواری کا کیا رول ہوگا معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع گوجرانوالہ کے جواب کے مطابق اس وقت چار تحصیلدار، بارہ نائب تحصیلدار، 17 گرداور اور 190 پٹواری کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) مذکورہ ضلع میں اس وقت 258 پٹوار سرکل اور 22 قانونگوئیاں ہیں۔

(ج) مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت تین تحصیلداروں کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائریاں چل رہی ہیں اور ایک کے خلاف محکمانہ شوکاز بھی زیر دفعہ (b)7 پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت چل رہا ہے۔ جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آمدہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر گوجرانوالہ، اس وقت ایک گرداور اور سات پٹواریوں کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گرداوری فصلات / وصولی واجبات سرکار میں امداد اور ضروری تعمیلات کی تعمیل کروائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کس کس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں دی گئی کہ یہ دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس کی تفصیل جھنڈی (الف) پر دی گئی ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے جھنڈی (الف) کی تفصیل دیکھی ہے اس میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: آپ نے اس میں سے کیا پڑھا ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں صرف پٹوار سرکل کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ دفتر کا کوئی ایڈریس نہیں لکھا گیا اور نہ ہی یہ لکھا گیا ہے کہ کس نے وہ دفتر قائم کئے ہیں آیا پٹواریوں نے اپنے طور پر قائم کئے ہیں یا محکمہ مال نے تعمیر کروائے ہیں؟

جناب سپیکر: ہر متعلقہ آدمی کو یقیناً پتا ہوتا ہے کہ اس کے حلقہ کا پٹواری کس جگہ بیٹھتا ہے۔ یہ بات ممکن نہیں کہ کسی کو پٹواری کے دفتر کا پتا نہ ہو۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں کسی ایک پٹواری کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو ضلع گوجرانوالہ کے تمام پٹواریوں کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! تفصیل میں گوجرانوالہ کے تمام پٹواریوں کا بتا دیا گیا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں ذکر نہیں ہے یا کم از کم مجھے تو معلوم نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: جواب کی تفصیل میں پوری فہرست دی ہوئی ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! فہرست تو دی ہوئی ہے لیکن ان کے دفاتر کا کوئی ایڈریس اس میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: موضع کے پٹواری کے دفتر کا ہر ایک کو پتا ہوتا ہے۔ آپ کیسے کہہ رہے ہیں کہ مجھے پتا نہیں ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! مجھے علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مجھے بتائیں کہ آپ کی زمین کون سے موضع میں ہے تاکہ میں ان سے پوچھ سکوں کہ اس موضع کے پٹواری کا دفتر کہاں ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! گوجرانوالہ کے جتنے بھی پٹوار سرکل ہیں مجھے ان کے پٹواریوں کے ایڈریس بتادیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ گوجرانوالہ شہر کی بات کر رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں گوجرانوالہ ضلع کی بات کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس فہرست کے کالم نمبر 5 میں تمام پٹواریوں کے دفاتر کے ایڈریس دیئے گئے ہیں اور یہ ایڈریس باقاعدہ تحصیل وار دیئے گئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میرے بھائی کو کیا confusion ہو رہی ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہاں پر صرف پٹوار سرکل کا نام دیا گیا ہے۔ پٹواری صاحبان جہاں پر بیٹھتے ہیں ان کے دفاتر کے ایڈریس نہیں لکھے گئے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ تو common sense کی بات ہے۔ جب آپ وہاں کے رہنے والے ہیں تو پھر آپ کو پٹواری کے دفتر کا علم ہونا چاہئے۔ اپنے حلقہ کے پٹواری کا تو سب کو پتا ہوتا ہے۔ آپ اس سوال کو چھوڑ دیں اور آگے چلیں کیونکہ آپ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ بالا عہدیداران واہلکاران میں سے اس وقت کس کس کے خلاف محکمہ یا انٹی کرپشن میں کارروائیاں چل رہی ہیں؟ تفصیل بتادیں کہ یہ انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں، کب تک چلتی رہیں گی اور یہ کتنے سال کا پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: کیا آپ 258 پٹوار سرکل کی بات کر رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ "اس وقت تین تحصیلداروں کے خلاف انٹی کرپشن میں انکوائریاں چل رہی ہیں اور ایک کے خلاف محکمانہ شوکاز بھی زیر دفعہ 7(b) پیڈا ایکٹ 2006 کے تحت چل رہا ہے۔ اس کی تفصیل بتادی جائے کہ یہ انکوائریاں کب تک conclude ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ اس کی تفصیل جھنڈی سے بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ جو انکوائریاں pending ہیں، ان کے letter issue ہو چکے ہیں اور دو سے تین ماہ تک wind up کر دی جائیں گی۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! آخری جز (ہ) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ جب land record, computerized ہو جائے گا تو پٹواری صاحبان کا role یہ ہوگا کہ گرداوری فصلات/ وصولی واجبات سرکار میں امداد اور ضروری تعمیلات کی تعمیل کروائیں گے۔ اس کی وضاحت کر دی جائے کہ وصولی واجبات کے ساتھ ساتھ امداد اور ضروری تعمیلات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کی وضاحت کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! گرداوری ہر چھ ماہ کے بعد ہوتی ہے جس کو پٹواری نے maintain کرنی ہے۔ جب سے ہمارا محکمہ computerized ہوا ہے تب سے پٹواری کی زیادہ feasibility نہیں رہی لیکن still ان کے behalf پر کافی duties ہیں جو وہ سرانجام دے رہے ہیں اور دیں گے۔ اسی طرح recovery of Government dues جیسے ایگریکلچر انکم ٹیکس، آبیانہ اور mutation fee وغیرہ ہے، تحصیلدار کو assist کرنا، inspection of crops اور demarcation of land ان کی duties ہیں جو انجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1326 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی تفصیلات

*1326: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے صوبہ بھر میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے منصوبہ کا آغاز کیا تھا؟

(ب) مذکورہ منصوبہ اب تک کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے؟

(ج) ضلع جہلم میں محکمہ کا کتنا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا منصوبہ ورلڈ بنک کے تعاون سے 2007 میں پنجاب کے اٹھارہ اضلاع کے لئے شروع کیا گیا تھا تاہم 2009 میں اس منصوبہ کا دائرہ کار پنجاب کے تمام 36 اضلاع تک وسیع کر دیا گیا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے منصوبہ پر عملی کام 2010 میں سافٹ ویئر کی تکمیل کے بعد شروع ہوا۔

(ب) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام ہے جس کے تحت منصوبہ بندی اور تیاری کے مختلف مراحل کی تکمیل کے بعد عملدرآمد کے مرحلہ میں پنجاب میں مندرجہ ذیل مرحلہ وار پروگرام کے تحت یہ منصوبہ شروع کیا گیا۔

پائلٹ فیز	تین اضلاع
فیز-I	آٹھ اضلاع
فیز-II	تیرہ اضلاع
فیز-III	بارہ اضلاع

یہ منصوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے اور اب تک صوبہ بھر کا ریونیو ریکارڈ سکین اور 36 اضلاع کا ڈیٹا انٹری کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اب تک پنجاب کے تمام 36 اضلاع کی تمام 143 تحصیلوں میں جدید سروس سنٹرز کا قیام عمل میں آ چکا ہے ان سروس سنٹرز سے عوام کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی سہولیات سے استفادہ کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع جہلم کے تمام ریونیو ریکارڈ کی سکیننگ اور ڈیٹا انٹری کے عمل کو مکمل کیا جا چکا ہے اور ضلع substantially Complete ہو گیا ہے مزید برآں یہ کہ ضلع کی چاروں تحصیلوں میں کمپیوٹرائزڈ سروسز کا آغاز کر دیا گیا ہے جہاں سے درخواست گزار آپریشنل مواضعات کی کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت حاصل کر سکتے ہیں اور کمپیوٹرائزڈ انتقالات کی تصدیق کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2503 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کے سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔

جناب سپیکر: جی، میں محکمہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا کل جواب لے کر آئیں گے، ایوان کو بتائیں گے کہ جواب نہ دینے کی وجہ کیا تھی اور انکوائری کریں گے کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب تیار کیا جا رہا ہے۔ میری request ہے کہ اگلے سیشن میں اس سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا جائے گا۔ اگلے سیشن تک ٹائم دے دیں کیونکہ اس کا جواب تیار کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 2013 میں یہ سوال کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس حوالے سے آپ نے جو action لینا ہے وہ بھی ایوان کو بتانا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے کل کا انہیں کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے انہیں کہہ دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔ پھر کل جواب آ جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! اگلے سیشن کا ٹائم دے دیں کیونکہ کل تک جواب نہیں آ سکے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ بہت پرانا سوال ہے لہٰذا کل ہی اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 7444 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7449 بھی محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 8059 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم کے تحت کمیٹیوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*8059: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے بے گھر افراد کو چھت فراہم کرنے کی غرض سے کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کے ذریعے اربن ایریاز میں کچی آبادی ڈیکلیئر کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کرکے 10 اور رورل ایریاز میں گھرانوں کی تعداد چار کر دی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ریگولرائزیشن سکیم کے تحت گوجرانوالہ کے کن کن ایریاز کا سروے کر کے انہیں کچی آبادی ڈیکلیئر کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر DG(KA1-67/2001) مورخہ 23-12-2013 سے صوبہ بھر کی ہر تحصیل میں Implementation Committees قائم کی تھیں جو کہ انتظامی و منتخب نمائندوں پر مشتمل ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب درست ہے تو گوجرانوالہ کی Implementation Committees کن کن انتظامی و منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے یہ کمیٹی اب تک کتنے اجلاس منعقد کر چکی ہے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) درست ہے۔

(ب) نندی پور ٹاؤن میں واقع بارہ عدد کچی آبادیاں 1985 کی سروے شدہ (منظور شدہ) بعدازاں کوئی کچی آبادی قائم نہ ہوئی ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د)

1۔	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر	چیئرمین
2۔	ایم پی اے	ممبر
3۔	اے ڈی سی	ممبر
4۔	اے ڈی ایل جی	ممبر
5۔	ٹاؤن میونسپل آفیسر	سیکرٹری

2008 کے بعد کمیٹی کی کوئی میٹنگ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کے ذریعے urban areas میں کچی آبادی declare کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 اور rural areas میں گھرانوں کی تعداد 4 کر دی ہے۔ اسی طرح جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ نندی پور ٹاؤن میں واقع 12 عدد کچی آبادیاں 1985 کی سروے شدہ (منظور شدہ) بعدازاں کوئی کچی آبادی قائم نہ ہوئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ترمیم 2012 میں کی گئی ہے تو گوجرانوالہ شہر کے چار ٹاؤن ہیں اور صرف ایک ٹاؤن کا ذکر ہے جو کہ 1985 کا ہے۔ 2012 میں جب اس میں ترمیم کر دی گئی تھی تو محکمہ نے یہ زحمت گوارا کیوں نہیں کی کہ اس ترمیم کی روشنی میں سروے کر کے دیگر آبادیوں کو بھی کچی آبادیاں declare کر کے مالکانہ حقوق دیئے جاتے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کچی آبادیز ایکٹ 1992 میں ضروری ترمیم کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 کے ذریعے urban areas میں کچی آبادی declare کرنے کے لئے گھرانوں کی تعداد 40 سے کم کر کے 10 اور rural areas میں گھرانوں کی تعداد 4 کر دی ہے۔ جز (ب) کے حوالے سے عرض ہے کہ نندی پور ٹاؤن میں واقع 12 عدد کچی آبادیاں 1985 کی سروے شدہ (منظور شدہ) کے بعد

declare کی گئی ہیں لیکن اس کے بعد کوئی بھی ایسی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اگر وہاں پر ایسی کچی آبادیاں ہیں تو معزز ممبر نشاندہی کریں تو وہ بھی declare کروا دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ان سے رابطہ کر لیں۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں بالکل نشاندہی کرتا ہوں۔ گوجرانوالہ کے چار ٹاؤن ہیں اور صرف ایک ٹاؤن کا ذکر ہے جو کہ 1985 کا ہے جبکہ ترمیم 2012 میں کی گئی ہے۔ 2012 کے بعد ان چار ٹاؤنوں کا محکمہ کو سروے کرنا چاہئے تھا جو کہ نہیں کیا گیا اور وہاں کچی آبادی میں رہنے والوں کے ساتھ سخت زیادتی ہے۔ میری آپ سے یہ humble submission ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کو refer کر دیا جائے تاکہ حق داران تک اُن کا حق پہنچ سکے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کمیٹی کو refer ہونے والی بات نہیں ہے۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس میں کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں لہٰذا اُن کو بتائیں۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں بتا رہا ہوں کہ یہ میرے حلقے میں ہیں۔ کیمپ نمبر 2 اور سندر نگر بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو note کریں۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ چار ٹاؤن ہیں اور یہاں صرف ایک ٹاؤن کی بات کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کی بات note کر رہے ہیں۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ پھر کس طرح ہوگا؟ اگر یہ کمیٹی کو refer ہوگا تو کوئی میٹنگ ہوگی یا کسی سے بات ہوگی؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ یہ معاملہ کمیٹی کو refer ہونے والا نہیں ہے۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی، ابھی تک میٹنگ نہیں ہوئی اور محکمہ نے زحمت ہی گوارا نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ note کروا دیں تو وہ چیک کر کے اس کی تفصیل بتا دیں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ 1985 کے بعد کوئی سروے نہیں کیا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر کے جواب لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8112 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8208 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8216 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا ٹھہریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 1998 میں دو، تین اور پانچ مرلے پر مشتمل یہ جناح آبادیاں پنجاب گورنمنٹ نے بنائی تھیں جہاں پر غریب لوگ رہتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال کچھ عرصہ پہلے جمع ہوا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا یہ بھی آپ کے محکمہ کا ہی سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! شاہ صاحب کے سوال کی طرح اس سوال پر بھی یہی فیصلہ ہے کہ اس کا بھی کل ہی جواب لے کر آئیں گے۔ دو یا تین مہینے محکمہ کے پاس یہ کیوں پڑا رہا، اس کا جواب کیوں نہیں آیا اور اس پر جو بھی action کریں گے وہ بھی کل بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: گرو مور فوڈ سکیم کے تحت
سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

***8218: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58 جی ڈی ضلع ساہیوال میں گرو مور فوڈ سکیم کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پر اراضی کا نصف تاحال گورنمنٹ کو واپس نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال گورنمنٹ کو اس اراضی سے کوئی آمدن موصول نہیں ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او ساہیوال نے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اراضی واپس لینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جن پر تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو دیہہ بالخصوص پی پی۔222 اور ضلع ساہیوال میں کتنی سرکاری اراضی گرو مور سکیم کے تحت موجود ہے اور اس میں کتنی الاٹ کی گئی ہے نیز کتنی اراضی واپس کر دی گئی اور گورنمنٹ کے الاٹمنٹ کے قواعد و ضوابط کیا ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹیان کو رقبہ 57-1956 میں الاٹ کیا گیا تھا اس کے بعد کسی بھی شخص کو اس سکیم کے تحت رقبہ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ کالونیز کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن / پالیسی کے مطابق الاٹیان گرو مور فوڈ سے نصف رقبہ لینے کی کوئی شرط نہ ہے۔

(ج) گرو مور فوڈ سکیم میں الاٹیان سے گورنمنٹ کی جانب سے مقرر کردہ طریق کار سے زرلگان داخل خزانہ سرکار کروایا جاتا ہے اور الاٹیان کی جانب سے درخواست برائے حصول ملکیت موصول ہونے پر سابقا ایک سالہ اوسط بیعہ کے حساب سے بعد منظوری قیمت داخل خزانہ سرکار کروائی جاتی ہے۔

(د) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹیان سے رقبہ واپس لینے کے بارے میں کوئی حکم جاری نہ ہوا ہے۔

(ہ) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت واپسی اراضی کے بارے میں کوئی حکم جاری شدہ نہ ہے۔ گور مور فوڈ سکیم کی الاٹمنٹ سال 57-1956 میں ہوئی تھی اس کے بعد کوئی رقبہ گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جز (الف) پر راہنمائی اور favour چاہتا ہوں۔ سوال یہ تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58 جی۔ڈی ضلع ساہیوال میں گرو مور فوڈ/12 سکیم کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟" اس میں شاید ان کی طرف سے کوئی mistake ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گرو مور فوڈ سکیم اور باڑہ سکیم کی کیا definition ہے اور اس کے کیا اغراض و مقاصد ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ہمیں جو سوال موصول ہوا تھا اس میں گرو مور فوڈ سکیم کا پوچھا گیا ہے باڑہ سکیم کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ گرو مور فوڈ سکیم کا جواب تحریری طور پر دے دیا گیا ہے۔ اگر معزز ممبر کو باڑہ سکیم کے بارے میں کچھ چاہئے تو وہ نیا سوال دے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ادب سے استدعا کی ہے کہ یہ بتا دیں کہ گرو مور فوڈ سکیم اور باڑہ سکیم کے کیا مقاصد ہیں اور کس وجہ سے یہ سکیمیں ایجاد کی گئیں تھیں اور ان پر کیا عملدرآمد ہو رہا ہے؟ یہ اس کی وضاحت فرما دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! گرو مور فوڈ سکیم کے بارے میں میں بتا سکتا ہوں باڑہ سکیم کے بارے میں انہوں نے سوال میں کوئی ذکر کیا تھا اور نہ ہی میرے پاس اس حوالے سے جواب ہے۔

جناب سپیکر! ایوب خان کے دور میں گرو مور فوڈ سکیم پیش کی گئی تھی تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ فصلیں اگائیں اور زمینیں آباد کریں۔ اس rule کے تابع ایک پالیسی بنائی گئی تھی۔ اس سکیم کا نوٹیفکیشن ہے جس کے تابع جگہ الاٹ کی گئی تھی اور لوگوں کو دی گئی تھی۔ یہ سکیم پورے پنجاب کے لئے نہیں تھی بلکہ مختلف اضلاع میں دی گئی تھی اس لئے گرو مور فوڈ سکیم انہی اضلاع میں ہے۔ اگر میرے معزز ممبر کو باڑہ سکیم کے بارے میں معلومات چاہئیں تو یہ اپنا نیا سوال دے سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی generalize سوال نہیں تھا بلکہ اس سوال میں specifically گاؤں کا بھی بتایا گیا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او ساہیوال نے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اراضی واپس لینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جن پر تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے؟ یہ صرف اور صرف ڈیپارٹمنٹ نے ایک لفظ miss کیا ہے جبکہ specifically ایک گاؤں کا پوچھا گیا تھا۔ یہاں پورے پنجاب کا نہ پورے ضلع کے متعلق پوچھا گیا تھا بلکہ صرف ایک گاؤں کا پوچھا گیا تھا۔ سوال میں گاؤں کا ذکر کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آپ ان کو ہدایت فرمائیں کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ سوال بڑی محنت اور وقت لگا کر تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان کے ڈیپارٹمنٹ نے جواب بھی دینا ہوتا ہے جو time taking ہوتا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور اس سوال کو کل تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! چک نمبر 58جی ڈی کے بارے میں آپ کے پاس کیا جواب آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے گرو مور فوڈ سکیم کا لکھا تھا اس کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتے ہیں تو میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں لیکن اگر باڑہ سکیم کا کوئی سوال ہے تو یہ نیا سوال دے دیں۔ اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ یہ نیا سوال دیں گے تو اس کا جواب آ جائے گا۔ میں ابھی گرو مور فوڈ سکیم کے متعلق ہر سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ نے حکم کیا تھا تو چودھری شیر علی، میاں خرم جہانگیر وٹو اور میں گئے تھے۔ پریس گیلری کے صدر اور تمام بھائیوں نے بڑا تعاون کیا ہے وہ تشریف لے آئے ہیں۔ ان کا issue یہ تھا کہ روزنامہ "خبریں" سے پچاس لوگ نکالے گئے ہیں ان کی تنخواہیں دلائی جائیں اور ایک دو اشتہارات کی بات کی ہے۔ وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ ہم تین لوگ ہیں آپ مزید پریس گیلری کے صدر، سیکرٹری اور بٹ صاحب کو شامل کر کے کمیٹی بنا دیں تاکہ ان کے جو بھی issues ہیں وہ ہمیں تحریری طور پر دیں گے۔ اس پر آپ جو direction دیں گے اس کے مطابق کمیٹی کام کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، پریس گیلری کے صدر اور سیکرٹری صاحبان کو کمیٹی میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روزنامہ "خبریں" کا بھی ایک نمائندہ شامل کیا جانا چاہئے۔ اسے بھی شامل کر کے اس معاملہ کو حل کرائیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم پریس گیلری سے ان کا نمائندہ لے لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، پریس گیلری والے جس کو شامل کرانا چاہیں تو اس کا نام آپ کو دے دیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، یہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ یہ بتائیں کہ انہوں نے 58 جی ڈی کے بارے میں پوچھا ہے۔ میرے خیال میں یہ اس شخص کا نام بتانے سے بھی ڈرتے ہیں۔ آپ کے پاس اس حوالے سے کیا معلومات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ گرو مور فوڈ سکیم ہے اس میں باڑہ سکیم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے particularly پہلے آپ سے پوچھا ہوا ہے۔ انہوں نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58 جی ڈی ضلع ساہیوال میں گرو مور فوڈ سکیم کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! معزز ممبر باڑہ سکیم کی بات کر رہے ہیں۔ گرو مور فوڈ سکیم کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ گرو مور فوڈ سکیم کے تحت ضلع ساہیوال میں 57-1956 میں 4363 ایکڑ رقبہ گرو مور فوڈ سکیم کو مختص کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے particularly آپ سے 58 جی ڈی کا پوچھا ہے اور کسی پرائیویٹ شخص کو زمین دی گئی ہے۔ وہ یہ جواب پوچھ رہے ہیں۔ آپ بات دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔ کیا آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے 58 جی ڈی کا particularly پوچھا ہے اور آپ ساری سکیم بتانا چاہتے ہیں۔ کیا میں اس سوال کو کل تک کے لئے pending کر دوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز(چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کا جواب بھی کل لائیں گے۔ میں نے جس طرح پہلے آپ کو کہا ہے اسی کے مطابق اس پر بھی عمل ہونا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے جو فرمایا ہے تو میں اس پر تھوڑا سا بتا دیتا ہوں کہ میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے ڈرتا ہوں اور میں کسی سے نہیں ڈرتا۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا تھا تو پھر آپ کو مجھ سے پوچھ لینا چاہئے تھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے پاس ڈپٹی کمشنر کا خط موجود ہے جس میں اس شخص کا نام لکھا ہوا ہے جو اس پر ناجائز قابض ہے۔

جناب سپیکر: میں نے اس سوال کو کل تک کے لئے pending کیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8412 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:ڈی سی او آفس میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8412:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او آفس لاہور میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے محکمہ کا نام کیا ہے، یہ ملازمین کتنے عرصہ سے اس دفتر میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کا(Parent) پے رینٹ محکمہ میں عہدہ اور گریڈ کیا ہے اور ڈی سی او آفس لاہور میں ان کا عہدہ اور گریڈ کیا ہے؟

(د) ڈیپوٹیشن پر زیادہ سے زیادہ عرصہ تعیناتی کتنا ہے اور ڈیپوٹیشن پر تعیناتی کے لئے کیا کیا ریکوائرمنٹ ہوتی ہیں اور ڈیپوٹیشن پر تعیناتی کی اتھارٹی کون ہے؟

(ہ) جن ملازمین کا ڈیپوٹیشن کا عرصہ مکمل ہو چکا ہے کیا حکومت ان کے اصل محکمہ میں انہیں واپس ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال(محترمہ نازیہ راحیل):

(الف) ڈپٹی کمشنر لاہور کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ڈی سی آفس لاہور میں اس وقت 128 ضلع کے دوسرے محکموں سے مستعار لئے گئے ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔24 ریگولر ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 13 ملازمین جو تنخواہ سابقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے لے رہے تھے مگر کام کمشنر آفس میں کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر تعینات نہ ہے۔

(ج) مذکورہ فہرست میں عہدہ اور گریڈ درج ہے جس کی تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈیپوٹیشن پالیسی کے مطابق عرصہ تعیناتی تین سال ہے ڈیپوٹیشن کے لئے مستعار لئے جانے والے محکمہ کی طرف سے تعیناتی کے مجاز آفیسر کو ڈیپوٹیشن کے لئے درخواست بھیجی جاتی ہے اور ڈیپوٹیشن کی اتھارٹی تعیناتی کا مجاز آفیسر ہوتا ہے۔

(ہ) کوئی ملازم ڈیپوٹیشن پر تعینات نہ ہے لہٰذا واپس ٹرانسفر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ڈی سی آفس لاہور میں ضلع کے دیگر محکموں سے 128 ملازمین کیوں مستعار لئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان کو rules کے مطابق لیا گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ لاہور میٹروپولیٹن شہر ہے۔ اس وجہ سے کام کی زیادتی ہے جس وجہ سے ضلع کے اندر سے ہی ان کی services کو hire کیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے بھی ملازمین لئے گئے ہیں۔ میرے خیال میں ڈی سی آفس لاہور میں بھینسیں اور گائیں وغیرہ نہیں پائی جاتیں تو پھر لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ سے ملازمین کیوں لئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! کار سرکار کو پورا کرنے کے لئے rules کے مطابق ہی ان کی services کو hire کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے وجہ پوچھی تھی۔ وہ rules کے مطابق ہی کار سرکار کے لئے آئے ہوں گے۔ میں مزید پوچھنا چاہوں گا کہ وہاں پر طارق زمان نام کے ایک آفیسر لگے ہوئے ہیں وہ کس ڈیپارٹمنٹ سے آئے ہیں اور کتنے عرصہ سے وہاں پر موجود ہیں؟

جناب سپیکر: یہاں personal بات تو نہیں ہونی چاہئے۔ یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ کوئی اور بات کر لیں تو بہتر ہوگا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو simple سی request کی ہے۔

جناب سپیکر: یہ اچھا نہیں لگتا کہ آپ اتنی سی بات کو لے کر شروع کر دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے میں نے simple question کیا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ کتنے ملازمین ہیں اور کون کون ہے۔ اگر وہ یہاں پر تعینات ہیں تو بتادیں اگر نہیں ہیں تو بھی بتادیں اور وہ کس post پر تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس نام ہے تو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! جو تفصیل مانگی گئی تھی کہ کتنے ملازمین ہیں تو ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار دے دی گئی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اب یہ کیا جاننا چاہ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ وہاں پر ایک آفیسر طارق زمان صاحب تعینات ہیں، وہ کس گریڈ میں، وہاں پر کیوں اور کتنے عرصے سے تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! یہ لسٹ دیکھ لیں، اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تعیناتی ڈی سی او ملازمین کے افسروں میں سے ہوئی ہے یا باہر سے کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! کیا آپ کے پاس لسٹ میں ان کا نام موجود ہے کہ وہ وہاں پر کس عہدے پر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ان کی سروسز کی ضرورت تھی اس لئے ان کو وہاں پر hire کیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کس طرح کا جواب ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! میں آپ کی بات نہیں سن سکا ہوں۔ آپ اس سوال نمبر 8412 کا جواب کسی سے پوچھ لیں۔ کیا آپ کے پاس ان ملازمین کی لسٹ موجود ہے جو کسی اور محکمے سے آئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! اس لحاظ سے تو ان کا fresh question بنتا ہے یہ fresh question دے دیں ان کو جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اگر آپ کے پاس لسٹ میں نام ہے تو آپ ان کو بتا دیں کہ وہ کس عہدے پر تعینات ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ڈی سی او آفس لاہور میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟ اگر طارق زمان وہاں پر تعینات ہیں تو میرے خیال میں یہ fresh question نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! لسٹ میں آپ ان کا نام دیکھ لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر جے آئی ٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! توہین عدالت سے اعتراض کریں۔ مہربانی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کل اس سوال کا جواب لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں کل اس کی تفصیل لے کر آپ کو آگاہ کر دوں گی۔

جناب سپیکر: ویسے ایوان میں personal باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کل اس سوال کا جواب لے کر آئیں۔ اگلا سوال نمبر 8492 جناب شہزاد منشی کا ہے لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا بات ہے اس سوال کا جواب کیوں نہیں آیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! یہ fresh question آیا ہے لہٰذا اس سوال کا جواب next session تک آ جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8493 بھی جناب شہزاد منشی کا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس سوال کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! ان دونوں سوالوں کے جوابات next session میں آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ چلیں ٹھیک ہے۔ ان دونوں سوالات نمبرز 8492 اور 8493 کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور اب سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: رجسٹریوں سے آمدن کی تفصیلات

*7444: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2010 سے آج تک ڈی او (ریونیو) فیصل آباد نے کل کتنی رجسٹریاں کی ہیں اور ان سے حاصل ہونے والی کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی گئی تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) کیا ان رجسٹریوں کی فیس روزانہ، ہفتہ وار یا ماہانہ کی بنیاد پر سرکاری خزانے میں جمع کروائی جا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق فیصل آباد میں رجسٹریوں سے آمدن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام رجسٹرڈ دستاویزات کی فیس روزانہ خزانہ سرکار میں جمع ہوتی ہے۔

فیصل آباد: ای ڈی او ریونیو آفس سے متعلقہ تفصیلات

*7449: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ای ڈی او ریونیو کے تحت منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پُر اور کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے؟

(د) کتنے اہلکار عرصہ تین سال سے زائد اس ضلع میں مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں؟

(ہ) گزشتہ دو سال میں کتنے اہلکاروں کو کس کس بناء پر سزا ہوئی؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) یہ واضح کیا جانا ضروری ہے کہ فی الوقت ای ڈی او ریونیو کی محکمہ مال میں کوئی اسامی نہ ہے۔ یہ اسامی 2011 میں ختم کر دی گئی تھی۔

تاہم ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 793 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں پر اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت 30 اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے جس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت دس اہلکار عرصہ تین سال سے زائد مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گزشتہ دو سال سے بیس اہلکاروں کو مختلف الزامات کی بنیاد پر سزا ہوئی ہے جس کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8112: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کئے جانے کی اب تک کی کیا صورتحال ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سرگودھا میں باقی صوبے کے برعکس انتقال کی بجائے صرف رجسٹریاں ہی کی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شہر میں 10/5 مرلہ کے انتقال / رجسٹری پر بھی اتنا ٹیکس لیا جا رہا ہے جتنا کہ دو کنال اراضی پر ہے؟

(د) اس سلسلہ میں عوام کو درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت شروع کیا گیا۔ ضلع سرگودھا میں کمپیوٹرائزیشن کا کام ماہ اکتوبر سال 2012 میں شروع کیا گیا۔

ضلع سرگودھا کے دستیاب تمام 841 مواضعات کی عکس بندی اور ڈیٹا انٹری مکمل کر لی گئی ہے۔ ضلع کے 763 مواضعات کو مکمل کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ ضلع substantial complete ہو گیا ہے۔

ضلع سرگودھا کی تمام سات تحصیلوں میں اراضی ریکارڈ سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جہاں سے مالکان اراضی کو فردات ملکیت کے اجراء اور انتقالات کی کمپیوٹرائزڈ تصدیق اور اس کی نقول کے اجراء کی خدمات حاصل کر رہے ہیں۔

(ب) جی نہیں! یہ بات درست نہ ہے۔ تحصیل سرگودھا میں تمام دیہی مواضعات کے بیع زبانی انتقالات اراضی ریکارڈ سنٹر پر تصدیق / پاس ہوتے ہیں۔ تاہم تمام شہری مواضعات جو کہ اربن Immovable Property Tax میں شمار کئے جاتے ہیں ان کے انتقالات رجسٹرڈ دستاویزات کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ رجسٹری اور انتقال کے گورنمنٹ کے جاری کردہ ریٹس درج ذیل ہیں اور زمین کی مالیت کے مطابق ٹیکس لیا جاتا ہے۔

URBAN AREA

Intiquaal Fee	Rs. 500
CVT (Capital Value Tax)	2% Plus Covered Area 10 per Square Feet If 2 Story Building than 20 per Square Feet
Stamp Duty	3%
District Council Fee	1%
Cantonment Fee	3.5%
Registration Fee	Rs. 500 if Value of Property Less than 5 Lakh if value of property more than five lakh then Fee will be Rs. 1000
With Holding Tax	(2% Filer person and 4% None Filer) if property value more than 40,00,000/- (forty Lakh)
Gain Tax	2% if property sells within 3years

(د) عوام کو درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے حکومت درج ذیل اقدامات کر رہی ہے:

(i) سب رجسٹرار کے دفاتر کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے اور انتقالات کمپیوٹر پر کئے جا رہے ہیں۔

(ii) NADRA کا ویریفیکیشن سسٹم لگا دیا گیا ہے۔

(iii) تمام کھیوٹ اور انتقالات کے مسائل کو جلد حل کروانے کے لئے تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔

(iv) اسسٹنٹ کمشنر اور ڈسٹرکٹ کلکٹر اراضی ریکارڈ سنٹرز کا ہر ماہ دورہ کرتے ہیں اور سروس ڈلیوری کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

(v) Que Management System کو ہر اراضی ریکارڈ سنٹر میں نصب کیا گیا ہے تاکہ پہلے آنے والے کو پہلے خدمت دی جائے۔

(vi) شکایات کے ازالہ کے لئے ضلعی انتظامیہ، صوبائی اور لوکل محتسب، پی ایم یو کے فون نمبرز اراضی ریکارڈ سنٹرز پر آویزاں کئے گئے ہیں۔

مظفر گڑھ: موضع لشکر پور اور بستی گنجی کے مکینوں کو متبادل اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8208: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع لشکر پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے 2008 میں صفحہ ہستی سے ہٹ گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ "بستی گنجی" کے گھر، مکانات اور زرعی رقبہ دریا برد ہوا نیز اس کٹاؤ کی وجہ سے گندم اور دیگر باغات بھی تباہ ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس آبادی کے بے گھر اور بے زمین افراد نے ڈی سی او مظفر گڑھ کو محکمہ جنگلات کی موضع رکھ جھلاریاں شمالی میں متبادل زرعی اراضی و رہائشی اراضی کی درخواست دی جسے منظور کر لیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افراد کو تاحال برائے رہائش اور زرعی مقاصد کے لئے اراضی دی گئی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان بے گھر افراد کو مذکورہ موضع یا کسی دیگر مقام پر رہائش کے لئے اراضی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) موضع لشکر پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے دریا برد سال 2008 ہو گیا تھا۔ کچھ رقبہ دریائے چناب کی دوسری طرف ملتان کی جانب رقبہ باہر نکل چکا ہے۔ جس میں آم کے باغات ہیں۔

(ب) موضع گنجی بستی میں زیادہ رقبہ دریابرد ہوا۔ جزوی رقبہ دریائے چناب کی پہلی طرف اور کچھ رقبہ دریائے چناب کی دوسری طرف (ملتان کی طرف) رقبہ باہر نکلا ہوا ہے جو کہ آباد ہے۔ دونوں جگہ پر لوگ اپنے مکانات تعمیر کر کے رہائش پذیر ہیں۔

(ج) ہر دو مواضعات کے لوگوں نے متبادل زرعی اراضی و رہائشی اراضی کے لئے درخواست گزاری جس کے لئے متبادل زرعی اراضی رہائشی اراضی کے لئے موضع رکھ جھلاریں شمالی کی تجویز دی گئی تھی۔

(د) کسی کو بھی کوئی اراضی برائے رہائش یا زرعی مقاصد کے لئے الاٹ نہ کی گئی ہے۔

(ہ) اراضی دریا کے باہر آ چکی ہے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ موقع پر آموں کے باغات ہیں اس لئے الاٹمنٹ متبادل نہ کی جا سکتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

میانوالی میں تعینات پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

1260: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے پٹوار حلقے ہیں؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں؟

(ج) پٹواریوں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان خالی اسامیوں کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج جن پٹواریوں کے پاس ہے ان کی تعداد کتنی ہے؟

(و) کیا حکومت اس ضلع میں پٹواریوں کی بھرتی کرنے اور اس کے دفاتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ز) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف کس کس جگہ انکوائری اور قانونی کارروائی ہو رہی ہیں ان کے نام اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مال و کالونیز(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر میانوالی کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع میانوالی میں کل 209 پٹوار حلقے ہیں۔

(ب) ضلع میانوالی میں 151 پٹواریان کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع میانوالی میں پٹواریان کی کل خالی اسامیاں 58 ہیں۔

(د) پنجاب حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) 48 پٹواریان کے پاس ایک سے زائد حلقہ کا چارج ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گورنمنٹ کی طرف سے گریڈ 6 تا 15 کی اسامیوں کی بھرتی پر ابھی تک پابندی عائد ہے۔مزید برآں صوبہ میں زمینوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عمل جاری ہے اور کمپیوٹر سنٹر کے لئے علیٰحدہ عملہ بھرتی کیا گیا ہے اس لئے جیسے ہی تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا تو پٹواریوں کی بھرتی کے بارے میں حکومت کوئی لائحہ عمل ترتیب دے گی۔

(ز) اس وقت ضلع میانوالی میں کل 6 پٹواریاں کے خلاف PEEDA ACT 2006 کے تحت کارروائی ہو رہی ہے کوئی پٹواری معطل نہ ہے انکوائریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کی ریلوے کے پاس اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1264: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی سرکاری اراضی محکمہ ریلوے پاکستان کے پاس لیز/پٹہ /ٹھیکہ پر ہے؟

(ب) یہ اراضی کب کن کن شرائط پر محکمہ ریلوے کو دی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ اراضی محکمہ ریلوے شرائط کے تحت کسی تھرڈ پارٹی کو لیز/پٹہ /ٹھیکہ پر دے سکتا ہے؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ محکمہ ریلوے نے حکومت پنجاب کی اراضی آگے مختلف لوگوں کو مختلف سکیموں کے تحت دے رکھی ہے؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب، محکمہ ریلوے سے یہ اراضی واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال وکالونیز(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) پنجاب حکومت نے اپنی کوئی اراضی ریلوے کو لیز یا پٹہ پر نہ دی ہے۔

(ب) پاکستان ریلوے نے اب تک پنجاب حکومت سے لیز یا پٹہ پر ایسی کوئی زمین نہ لی ہے جس کی شرائط طے کی جائیں تاہم محکمہ ریلوے کو صرف مخصوص مقاصد یعنی برائے استعمال ریلوے پنجاب کی سرکاری زمین پاک وہند کی تقسیم سے پہلے منتقل کی گئی تھی۔

(ج) جز(ب) کے مطابق ہے۔اس ضمن میں گزارش ہے کہ پاکستان ریلوے نے پنجاب حکومت سے کوئی رقبہ لیز پر حاصل نہیں کیا اس لئے کسی بھی تھرڈ پارٹی کو یہ رقبہ لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) لیز/ٹرانسفر پر پنجاب حکومت نے بذریعہ لیٹر نمبری 1477-93/1506-CS(I) مورخہ 03-05-1993 پابندی لگا رکھی ہے۔جھنڈی (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پنجاب میں تمام کمشنرز اور ڈسٹرکٹ کلکٹرز صاحبان کو سختی سے اس پر عملدرآمد کا حکم جاری کیا ہوا ہے کہ وہ پنجاب حکومت کی کسی بھی زمین پر پاکستان ریلوے کی جانب سے جاری کی گئی دستاویزات کا ریونیو ریکارڈ میں عملدرآمد نہ کرے۔

(ہ) پنجاب حکومت اراضی واپس لینے کے لئے لائحہ عمل بنا رہی ہے اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے ایک کمیٹی وزیر قانون پنجاب کی سربراہی میں تشکیل دے دی گئی ہے جو زمین کی واپسی یا قیمت وصول کرنے کی سفارشات مرتب کرے گی۔جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل سانگلہ ہل: محکمہ مال سے متعلقہ تفصیلات

1312: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سانگلہ ہل (ضلع ننکانہ صاحب) محکمہ مال میں کتنے پٹواری اور گرداور کام کر رہے ہیں، ان کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) یہ پٹواری اور گرداور کتنے عرصہ سے ان جگہوں پر تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں کتنے پٹوار اور قانونگو سرکل ہیں؟

(د) تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل شاہ کوٹ میں 14-2013 اور 15-2014 کے دوران رجسٹری کی مد میں حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران رجسٹری کی شرح کیا تھی اور شرح مقرر کرنے کا معیار کیا ہے؟

(و) تحصیل شاہکوٹ میں 14-2013 اور 15-2014 کے دوران جعلی اشٹام فروشی کے کتنے مقدمات درج ہوئے نیز اس میں کتنے ملازم گرفتار ہوئے اور خزانے کو کتنا نقصان ہوا؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، ننکانہ صاحب کی طرف سے مہیا کردہ جواب کے مطابق تحصیل سانگلہ ہل میں پٹواریوں کے کل دفاتر 17 ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے پٹواریوں کی موجودہ تعداد 14 ہے لیکن دو پٹواری کار سرکار میں کوتاہی برتنے کی وجہ سے معطل ہیں اس لئے ان کے خلاف تحصیلدار سانگلہ ہل کے دفتر میں انکوائری زیر سماعت ہے لہٰذا اس وقت تحصیل سانگلہ ہل میں بارہ پٹواری کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گرداور حلقہ کی اسامی خالی ہے۔ علاوہ ازیں سات پٹوار سرکل کا اضافی چارج جن پٹواریوں کو دیا گیا ہے اس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل سانگلہ ہل میں گرداور کی اسامی خالی ہے اور پٹواریوں کی جگہ تعیناتی اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل سانگلہ ہل میں ایک قانونگوئی اور 17 پٹوار سرکل ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر کے مہیا کردہ جواب کے مطابق تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل شاہ کوٹ میں سال 14-2013 میں حکومت پنجاب کو رجسٹری کی مد میں مندرجہ ذیل آمدنی ہوئی۔

	رجسٹریشن فیس	سی وی ٹی	اسٹامپ ڈیوٹی
سانگلہ ہل	7159410	3109638	14229930
شاہ کوٹ	14883816	7581341	29144651
میزان	22043226	10690979	43374581

تحصیل سانگلہ ہل اور تحصیل شاہکوٹ میں سال 15-2014 میں حکومت پنجاب کو رجسٹری کی مد میں مندرجہ ذیل آمدن ہوئی۔

	رجسٹریشن فیس	سی وی ٹی	اسٹامپ ڈیوٹی
سانگلہ ہل	1191815	5930100	24437165
شاہ کوٹ	1850602	90221593	60868639
میزان	3042417	14951693	85305804

(ہ) سال 14-2013 میں رجسٹریشن فیس ایک فیصد سی وی ٹی دو فیصد اور اسٹامپ ڈیوٹی دو فیصد تھی۔ سال 15-2014 میں رجسٹریشن فیس 5 لاکھ تک کی رجسٹری پر -/500 روپے جبکہ 5 لاکھ سے زائد پر -/1000 روپے سی وی ٹی دو فیصد اور اسٹامپ ڈیوٹی تین فیصد تھی۔

(و) تحصیل شاہکوٹ میں سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران جعلی اشٹام فروشی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے نہ کوئی ملازم گرفتار ہوا ہے اور نہ ہی سرکاری فیس کی مد میں کوئی نقصان ہوا ہے کیونکہ شیڈول ریٹ کے مطابق واجبات سرکار بروقت جمع ہوتے ہیں۔

بورڈ آف ریونیو پنجاب میں تعینات آفیسرز اور ان کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

1331: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف ریونیو میں کس کس عہدے پر گریڈ 20 اور 21 کے آفیسر تعینات کئے جاتے ہیں؟

(ب) ان آفیسر کے پاس کیسز کی تقسیم کس طرح ہوتی ہے اور اس وقت ان آفیسرز کے پاس کتنے مقدمات کب سے زیر سماعت ہیں؟

(ج) کیا ان افسران کی ترقی کے وقت ان کے مقدمات کی disposal کی تعداد اور معیار کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر مال وکالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بورڈ آف ریونیو پنجاب میں گریڈ 20 اور 21 کے آفیسرز کو ممبران بورڈ آف ریونیو پنجاب کے عہدوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔

(ب) تمام جوڈیشل مقدمات جو بورڈ آف ریونیو میں دائر ہوتے ہیں، فاضل سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو صاحب ان کی تقسیم کرتے ہیں اور اس وقت بورڈ آف ریونیو میں فاضل ممبران کے پاس 8106 جوڈیشل مقدمات زیر سماعت ہیں۔ جن کی تفصیل ممبر وار درج ذیل ہے:

سلسلہ نمبر	ممبران	کیسز کی تعداد
1	سینئر ممبر/ممبر ریونیو	500
2	ممبر اشتمال	710
3	ممبر کالونیز	1657
4	ممبر جوڈیشل-I	1230
5	ممبر جوڈیشل-II	692
6	ممبر جوڈیشل-III	647
7	ممبر جوڈیشل-Iv	521
8	ممبر جوڈیشل-V	1157=992+235
9	ممبر جوڈیشل-VI	312
10	ممبر جوڈیشل-VII	326
11	ممبر جوڈیشل-VIII	354
ٹوٹل		8106

اور یہ مقدمات 2004 سے تاحال زیر التواہیں۔ جن میں سے متعدد مقدمات فیصلہ شدہ ہیں اور عدالت عالیہ سے ریمانڈ ہونے کے بعد زیر سماعت ہیں۔

(ج) ان افسران کی ترقی کا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ S&GAD ہے۔

گجرات: موضع شام پور کھوکھراں قبرستان کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1354: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1912 کے ریکارڈ کے مطابق گاؤں شام پور کھوکھراں تحصیل وضلع گجرات میں شاملات دیہہ میں قبرستان کے لئے 84 کنال 7 مرلے زمین مختص تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکور قبرستان کی زمین کے ایک بڑے حصے پر متعلقہ محکمے سے ساز باز کر کے کچھ لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اور قبرستان کی زمین پر قبضے کے رجحان میں سرکاری اہلکاروں کی ملی بھگت سے اضافہ ہوتا جارہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز قابضین سے قبرستان کی زمین واگزار کرانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال وکالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر گجرات:

یہ کہ مطابق ریکارڈ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ موضع شام پور برلب دریائے چناب پہاڑی علاقہ پر آباد ہے۔ آبادی دیہہ اور قبرستان ملحقہ ہونے کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی جس کے بارے میں سابقہ ناظم نے برائے نشاندہی درخواست گزاری جس پر متعلقہ ریونیو آفیسر حلقہ نے فوری طور پر نشاندہی نقشہ تجاوز و نام تجاوز کنندگان کی فہرست مرتب کروائی گئی۔ جس کے مطابق 84 کنال 7 مرلہ میں سے 8 کنال 19 مرلہ رقبہ 18 افراد کے زیر استعمال پایا گیا جو کہ قیام پاکستان کے وقت سے ہے۔ جس پر رہائشی مکانات وڈیرہ جات تعمیر ہو کر آبادی دیہہ کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس معاملہ کو بذریعہ عملہ مال مقامی معززین وقابضین کے ساتھ میٹنگ کر کے واگزاری رقبہ قبرستان کے لئے تحرک کیا گیا۔ مقامی آبادی نے باہمی مشاورت کے ساتھ تعمیر شدہ مکانات کو ختم کرنے سے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے متبادل کے طور پر زیر قبضہ رقبہ کے تحت اپنے ملکیتی رقبہ سے قبرستان کے نام رقبہ منتقل کرنے کے لئے درخواست گزاری۔ جس پر بذریعہ محکمہ مال وکمپیوٹر سنٹر، گجرات عملدرآمد جاری ہے۔ اس پر اہلیان دیہہ کی طرف سے باہمی رضامندی اور مشاورت کے ساتھ رقبہ قبرستان کی کمی کو پورا کرنے کا عمل جاری ہے۔ اس طرح رقبہ قبرستان 84 کنال 7 مرلہ پورا ہو جائے گا۔

(ج) جز (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔ کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال: محکمہ مال میں تعینات پٹواری، گرداور اور تحصیل دار سے متعلقہ تفصیلات

1357: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال محکمہ مال میں کتنے پٹواری اور گرداور سرکل وار کب سے تعینات ہیں ہر ایک کا عرصہ تعیناتی الگ الگ بتایا جائے؟

(ب) ضلع ساہیوال میں کتنے نائب تحصیلدار و تحصیلدار کب سے تعینات ہیں عرصہ تعیناتی اور ان کی پوسٹنگ وٹرانسفر کا کیا معیار ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنے پٹوار اور قانونگو سرکل ہیں؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے پٹواریوں کو اضافی حلقہ جات دیئے گئے ہیں ان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں اور کیا SMBR کے احکامات کے مطابق کیا وہ حلقہ جات ملحقہ ہیں اگر نہیں تو ان کو یہ اضافی حلقہ جات دینے کی وجوہات کیا ہیں کیا یہ SMBR کی درج بالا چٹھی کی خلاف ورزی نہ ہے؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ساہیوال کی طرف سے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع ساہیوال میں پٹواریاں اور ان کی تعداد درج ذیل ہے۔

کل منظور شدہ اسامیاں پٹواریاں	=209
کل خالی اسامیاں گرداور	=18
تعداد پٹواریاں جو اس وقت تعینات ہیں	=138
خالی اسامیاں پٹواریاں	=71
تعداد پٹواریاں جو اس وقت تعینات ہیں	=7
خالی اسامیاں گرداور	=11

عرصہ تعیناتی کی فہرست تحصیل حلقہ اور سرکل کی سطح کے مطابق (جھنڈی الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں دو تحصیلدار مورخہ 2013-07-01 سے تعینات ہیں۔ ان کی پوسٹنگ وٹرانسفر کا اختیار بورڈ آف ریونیو کو حاصل ہے اور ضلع ساہیوال میں سات نائب تحصیلدار مورخہ 2014-01-24 سے تعینات ہیں اور ان کی پوسٹنگ وٹرانسفر کا اختیار جناب کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال کے پاس ہے۔ عرصہ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

کل پٹوار سرکل	209
کل گرداور سرکل	18

ضلع ساہیوال کے گرداور سرکل کے نام درج ذیل ہیں

1 ساہیوال 2 قادر آباد 3 یوسف والا 4 نور شاہ 5 ڈیرہ رحیم 6 نائی والا 7 محمد پور 8 ہڑپہ

9 داد فتیانہ 10 چیچہ وطنی 11 غازی آباد 12 اوکانوالا 13 کسووال 14 اقبال نگر 15 شاہکوٹ

نوٹ: تین اسامیاں برائے گرداوران NTO آفس میں منظور شدہ ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کے ماتحت ہیں۔

(د) ضلع ساہیوال میں 39 پٹواریاں کو اضافی سرکل دیئے گئے ہیں اضافی سرکل سے صرف سات پٹوار سرکل ملحقہ نہ ہیں اس میں انتظامی امور اور عوام الناس کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور پٹواریاں کی تعیناتی نامکمل ہونے کی وجہ سے اضافی سرکل دیئے گئے ہیں اضافی حلقہ جات کی فہرست (جھنڈی ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں تعینات تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواریوں سے متعلقہ تفصیلات

1358: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواری ایسے ہیں جو ضلع ساہیوال سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ کب سے اس ضلع میں ہیں؟

(ب) کیا حکومت کے قواعد و ضوابط کے تحت کسی ریونیو آفیسر یا اہلکار کو اپنے آبائی ضلع میں تعینات کیا جا سکتا ہے اگر ہاں تو کس قاعدہ کے تحت؟

(ج) اس ضلع میں عرصہ دو یا تین سال سے ایک ہی جگہ پر تعینات آفیسران و اہلکاران کے نام و عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف)

I. ضلع ساہیوال میں دو تحصیلدار تعینات ہیں۔ ایک تحصیل ساہیوال میں (رانا محمد یوسف تحصیلدار تاریخ تعیناتی 04-02-2015) اور ایک تحصیل چیچہ وطنی میں (اختر حسین ندیم، تحصیلدار تاریخ تعیناتی 25-06-2013) دونوں تحصیلدار ضلع خانیوال کے رہائشی ہیں اور ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفر کے اختیارات بورڈ آف ریونیو پنجاب کو حاصل ہیں۔

II. آمدہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر ساہیوال کے مطابق ضلع ساہیوال میں 7 سات نائب تحصیلداران از مورخہ 24-01-2014 سے تعینات ہیں جملہ نائب تحصیلداران ضلع ساہیوال کے رہائشی ہیں اور ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفر کے اختیارات جناب کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال کو حاصل ہیں تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

III. ضلع ساہیوال میں سات قانونگو تعینات ہیں جن میں 5 قانونگو حضرات کی تعیناتی تحصیل ساہیوال کے موجودہ حلقہ ہائے میں مورخہ 15-06-2016 کو کی گئی ہے جبکہ دو قانونگو تحصیل چیچہ وطنی میں از مورخہ 13-04-2013 سے تعینات ہیں۔ جملہ قانونگو ضلع ساہیوال کے مستقل رہائشی ہیں اور رولز کے مطابق ان کی پوسٹنگ / ٹرانسفر کے اختیارات جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر ساہیوال کو حاصل ہیں مطابق قانون ان کا تبادلہ ضلع ساہیوال سے باہر نہ کیا جا سکتا ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

IV. ضلع ساہیوال میں کل 137 پٹواریان کام کر رہے ہیں جن میں سے 75 تحصیل ساہیوال میں تعینات ہیں اور 62 تحصیل چیچہ وطنی میں تعینات ہیں جملہ پٹواریان کی مجاز اتھارٹی متعلقہ جناب اسسٹنٹ کمشنر ہے۔ تفصیل (جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق ٹرانسفر پالیسی 1980-03-06 گریڈ 16 کے آفیسر ز اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں تعینات نہیں ہوتے ماسوائے ناگزیر حالات میں جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے گریڈ 16 سے نیچے (ماسوائے کلریکل سٹاف اور دیگر آفیشل گریڈ-7 سے نیچے) کو اپنی تحصیل میں تعینات نہیں کیا جا سکتا جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں پٹواریوں کی بھرتی پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

1364: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پٹواریوں کی بھرتی پر پابندی ہے پابندی کس تاریخ و سال سے ہے؟

(ب) اس وقت صوبہ میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بھرتی پر عائد پابندی اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2006 میں پٹواریوں کی بھرتی کی گئی تھی اس کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب کے وقتاً فوقتاً گریڈ 6 سے 15 تک کی اسامیوں پر پابندی لگانے کی وجہ سے ابھی تک پٹواریوں کی کوئی مزید بھرتی نہ کی گئی ہے گورنمنٹ کی طرف سے عائد کردہ پابندی ابھی تک جاری ہے۔ اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ 2006 میں کی جانے والی بھرتی بھی وزیر اعلیٰ کی منظوری سے پابندی کی شرط تخفیف کر کے کی گئی تھی۔

(ب) اس وقت صوبہ پنجاب میں پٹواریوں کی کل خالی اسامیوں کی تعداد 2375 ہے جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے گریڈ 6 تا 15 تک کی اسامیوں کی بھرتی پر ابھی تک پابندی عائد ہے۔ مزید برآں صوبہ میں زمینوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عمل جاری ہے اور کمپیوٹر سنٹر کے لئے علیحدہ عملہ بھرتی کیا گیا ہے اس لئے جیسے ہی تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا تو پٹواریوں کی بھرتی کے بارے میں حکومت کوئی لائحہ عمل ترتیب دے گی۔

ضلع گجرات میں تعینات ریونیو آفیسر سے متعلقہ تفصیلات

1411: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے ریونیو آفیسر ز ہیں ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ب) ریونیو آفیسر جن جن حلقہ میں تعینات ہیں ان کی تفصیل بتائیں نیز کیا ریونیو آفیسر کے پاس ایک قانونگوئی ہے یا اس سے زیادہ حلقہ جات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ ریونیو آفیسر کو زیادہ حلقے دیئے گئے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مال و کالونیز (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) جواب بمطابق آمدہ رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع گجرات میں کل 18 ریونیو آفیسر ز ہیں، ایک میڈیکل چھٹی پر ہے 17 کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتا کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل حلقہ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ایک سجاد احمد ریونیو آفیسر (بوجہ زخمی) چھٹی پر ہے جس کے حلقہ (ڈنگہ) کا ایڈیشنل چارج محمد افضل نائب تحصیلدار کے پاس ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ایک سوال غیر نشان زدہ سوالات میں چلا گیا تھا۔ وہ میرا سوال بہت ہی پبلک اہمیت کا حامل ہے۔ بورڈ آف ریونیو میں گیارہ افسران تعینات ہیں اور ان پر 8106 عوام کے مقدمات جو کہ 2004 سے زیر التواء ہیں۔ یہ 20 اور 21 گریڈ کے افسران وقت پر دفتر آتے ہیں اور نہ ہی ان کی disposal ہے۔ یہ مقدمات 2004 سے زیر التواء ہیں کیا ان کو کوئی پوچھنے والا ہے؟ ان cases کے لئے کوئی time limit کریں میں خود ذاتی طور پر کئی cases کے لئے جاتا رہتا ہوں تو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں پر اٹک، رحیم یار خان، بہاولنگر، بہاولپور اور راجن پور سے لوگ آتے ہیں تو آگے سے وہ کہتے ہیں کہ صاحب آج دفتر میں نہیں ہیں لہٰذا آپ تشریف لے جائیں۔ بورڈ آف ریونیو میں بالکل افسر شاہی ہے۔ یہ ایوان ہے اس میں عوام کے مسائل کے حل کے لئے کوئی بندوبست کریں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کے بارے میں کچھ کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل یہاں پر اپوزیشن آپ سے request کرتی رہی کہ ہماری ایک قرارداد ہے جس میں ہم پرائم منسٹر سے مستعفیٰ ہونے کا مطالبہ کر رہے تھے تو آپ نے ہمیں رولز کا بار بار حوالے دیتے ہوئے کہا کہ یہ قرارداد take up نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے یہ پتا چلا ہے کہ جو قرارداد آپ نے پہلے دی تھی جو کہ آپ کی طرف سے آئی تھی اور آپ نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی تھی میں اس کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ جہاں تک رولز کی suspension کی بات ہے اور آپ پیش کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اس بات پر کیا اعتراض ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں تو آپ نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت ہی نہیں دی۔ ہم ایوان سے باہر گئے تو آپ نے حکومتی بنچز کو قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے کر پاس کروالی اور ہم یہاں پر شور مچاتے رہے اور آپ سے request بھی کرتے رہے کہ ہمیں قرارداد پیش کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے یہ بات بھی کی تھی کہ آپ رولز کی suspension کی درخواست دیں گے تو میں اس کو take up کر لیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے ہمیں سات دن کے نوٹس کا کہہ دیا۔ ہم آپ کو request کرتے رہے کہ ہماری قرارداد کو out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں جو آپ نے نوٹس اسمبلی سیکرٹریٹ میں دیا ہے اس کے لئے 14 دن کا نوٹس ضروری ہوتا ہے۔ اگر آپ رولز کو suspend کروا کے اپنی کوئی قرارداد لانا چاہتے ہیں تو وہ لے آئیں بے شک آج لے آئیں یا کل لے آئیں۔ مجھے اس پر کیا اعتراض ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے ہی رولز کو suspend کرنا ہے ناں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، میں نے رولز کے مطابق چلنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو یہ سمجھنا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ غلط ہوا ہے اس طرح آپ ہماری آواز کو نہیں دبا سکتے۔ میاں نواز شریف سے ہم کل بھی اور آج بھی مستعفیٰ ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، نہیں ایسے نہیں یہ مسئلہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب تک جے آئی ٹی اپنی تفتیش مکمل نہیں کرتی اس وقت تک پرائم منسٹر کو resign کرنا چاہئے یہ پوری قوم کا مطالبہ ہے اور پنجاب اسمبلی کا بھی یہی مطالبہ ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: میاں صاحب! رولز کی suspension ایوان کا مسئلہ ہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے مجھے کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
"گو نواز گو" کی مسلسل نعرے بازی کی)
(قطع کلامیاں)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ ممبران کی رخصت کی درخواستیں پڑھ دیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ شوکت عزیز بھٹی، ایم پی اے، پی پی۔4 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم تا9۔فروری2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری لیاقت علی خان، ایم پی اے، پی پی۔20 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"30تا31۔جنوری، 9۔فروری اور 6تا10۔مارچ2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسیم لودھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نسیم لودھی، ایم پی اے، ڈبلیو-314 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"یکم فروری اور 13 تا 14-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی-107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"23 تا 27-جنوری، 6 تا 9-فروری اور 6 تا 16-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری اختر عباس بوسال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری اختر عباس بوسال، ایم پی اے، پی پی-118 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"30-جنوری تا 3-فروری اور 6 تا 9-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق، ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"6 فروری 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں، ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"7 تا 8۔فروری 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

□ردار□ہادر خان میکن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار بہادر خان میکن، ایم پی اے، پی پی۔38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"8 فروری اور 7 تا 9 اور 20۔مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فرحانہ افضل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فرحانہ افضل، ایم پی اے، ڈبلیو-315 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"24-نومبر 2016 تا 16-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

□ید محمد□ بطین رضا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید محمد سبطین رضا، ایم پی اے، پی پی-260 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"6 تا 15-مارچ 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب خرم شہزاد کی ہے۔ اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 263/17 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 271/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ انصاری صاحب! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔ (شور وغل)

گوجرانوالہ میں سینکڑوں پرائیویٹ سکولز رجسٹرڈ نہ ہونے کا انکشاف

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "انقلابی دُنیا" گوجرانوالہ کی اشاعت مورخہ 15-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق ضلع گوجرانوالہ 8ہزار میں سے صرف 2500 پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن، داخلہ مفت، بھاری فیسیں۔ گلی محلوں میں قائم اکثر پرائیویٹ سکولوں کی عمارتیں خستہ حالی کا شکار ہیں۔ سکول مالکان مفت داخلہ کا لالچ دے کر بھاری فیس وصول کرتے ہیں۔ یونیفارم، کتابوں، کاپیوں اور مختلف فنڈز کے نام پر بھی بھاری رقوم وصول کی جاتی ہیں۔ اکثر سکول کرایہ کی عمارتوں میں قائم ہیں اور سہولیات کا بھی فقدان ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور ایجوکیشن حکام فوری نوٹس لے کر غیر رجسٹرڈ اور خود ساختہ بھاری فیسیں وصول کرنے والے سکول مالکان کے خلاف کارروائی کریں۔ شہریوں کا مطالبہ۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ کے ہزاروں پرائیویٹ انگلش سکولوں کے مالکان لاکھوں روپے کمانے کے لئے نئے اور پرانے طلباء وطالبات کو اپنے اپنے سکولوں کی مخصوص کتابیں، کاپیاں اور وردیاں خریدنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ بعض سکول مالکان admission free کرنے کا لالچ دے کر زیادہ سے زیادہ طلباء وطالبات کو اپنے سکولوں میں داخل کر رہے ہیں تاکہ رجسٹریشن کی فیس سے زیادہ ان طالب علموں سے کتابوں اور وردیوں کی آڑ میں روپے بٹورے جا سکیں۔ بتایا جاتا ہے کہ گوجرانوالہ ضلع بھر میں چھوٹے بڑے آٹھ ہزار سے زائد سکولز ہیں جن میں سے 2500 کے قریب سکولوں کی رجسٹریشن ہوئی ہے۔ ان سکولوں کی اکثریت گلی محلوں میں خستہ حالت کی عمارتوں میں ہے جبکہ بڑی بلڈنگ والے سکولوں کے مالکان نے بھاری فیسیں مقرر کر رکھی ہیں۔ شہریوں نے اس امر پر سخت احتجاج کیا ہے کہ سکول مالکان اپنے مفاد کی خاطر مخصوص کورس والی کتابیں لینے کے لئے طالب علموں کو مجبور کرتے ہیں جس کی وجہ سے والدین بھاری فیسیں، کاپی کتابیں اور وردیوں کے ہزاروں روپے دینے پر مجبور ہیں۔ شہریوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام پرائیویٹ سکولوں کی کاپیاں، کتابیں ایک جیسی کی جائیں تاکہ طلباء وطالبات سکول مالکان کی لوٹ مار سے بچنے کے لئے بازاروں سے بھی خرید سکیں۔ یہ حالات تو گوجرانوالہ کے ہیں لیکن صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت صوبہ کے دیگر اضلاع سے بھی ایسی ہی خبریں تواتر کے ساتھ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کی زینت بن رہی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے till next week pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 279/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے جس میں مسودہ قوانین اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں پیش کی جائیں گی۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

(شور و غل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ یہ آپ ہی کا کام ہے اور آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر ان دی ہاؤس، آرڈر ان دی ہاؤس، آرڈر پلیز۔ یہ آپ کا کام ہے کیونکہ آج پرائیویٹ ممبر زڈے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے عمران دا ابا چور ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران مہربانی کرکے اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ گلناز شہزادی اپنے بل کو introduce کروانے کے لئے اجازت کی تحریک پیش کریں۔ جی، محترمہ!

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

MRS GULNAZ SHEHZADI: Mr Speaker! Thank. I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017."

جی، محترمہ! آپ اپنی ترمیم کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گی؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ Since decades private schools اپنا quality education promote کرنے کے لئے اپنی efforts اور اپنا جو role play کرتے رہے ہیں that was very important اور appreciable بھی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا quality education promote کرنے کے ساتھ ساتھ من مانی بھی بڑھتی گئی تو اس issue کو پنجاب حکومت نے The Punjab Private Education Institution Promotion and Regulation Act 2016 کی شکل میں introduce کروا کے address کیا۔ اس Act میں دو main issues کو address کیا گیا تھا جن میں fee structure اور دوسرا جو parents کو compel کیا جاتا ہے institutions کے ذریعے کہ وہ اپنے بچوں کی تمام کتابیں یا یونیفارم کو providers یا institution سے purchase کریں۔

جناب سپیکر! یہ despite all these efforts of Punjab Government یہ situation prevail کرتی رہی اور دن بدن اس میں اضافہ ہوتا گیا اور اس کی main وجہ یہ تھی کہ یہاں پر اس ایکٹ میں جو penalty دی گئی تھی وہ entrepreneurs penalty کے لئے، ایک سکول کے لئے یا پھر ایک نیٹ ورک کے ہزاروں سکولوں کے لئے equal تھی so یہاں پر اس ترمیم کو

introduce کروانے کا میرا مقصد یہی ہے اور میری یہی intention ہے کہ وہ penalty کو جو ایک entrepreneur کے سکول کے لئے ہے یا نیٹ ورکس کے ہزاروں سکولوں کے لئے ہے، اس کو equal کیا جائے۔ نیٹ ورک کا ہر سکول bound ہو کہ وہ penalty کو اتنی ہی equal amount میں ادا کرے۔

جناب سپیکر! میری دوسری intention یہ تھی کہ اس amount of penalty کو increase کیا جائے کیونکہ وہ بہت کم تھیں کیونکہ parents سے books کی شکل میں یا یونیفارم کی شکل میں جو earning کر لیتے ہیں تو یہ penalty اس کے مقابلے میں بہت کم تھی اور انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لہٰذا اس ہاؤس کے سارے ممبران کی طرف سے لاء منسٹر سے میری request ہے کہ اس penalty کو increase کیا جائے۔ ایک سب سیکشن registering authority کے لئے جو کہ سب سیکشن 11 کی سب سیکشن 1 اور 2 ہے جس میں registering authority کے لئے may کی جگہ shall کو میں substitute کرنا چاہ رہی تھی۔ اب اگر یہاں پر last time جب یہ under discussion آیا تو اس میں کچھ legal points تھے اور یہاں پر کہا گیا کہ اس may کو shall سے substitute کرنے پر آپ withdraw کر لیں تو میں اسے withdraw کرنے پر تیار ہوں۔ میرا main مقصد اس کی penalty کو increase کرنے کا ہے اور تمام سکولوں میں یہ equal ہو جس کے لئے میں جناب سپیکر اور لاء منسٹر سے request کرنا چاہوں گی کہ میرے اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کو consider کیا جائے۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"رو عمران رو" اور "گو چرسی گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہاں پر غور و خوض کے بعد اس معاملے کو resolve کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"چور، چور"، "ڈاکو" اور "مک گیا تیرا شو نواز، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(شور و غل)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ویسے جب question put کر دیا جائے تو اس وقت کورم کی بات نہیں ہوتی۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، گنتی کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے، لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب آپ نے محترمہ کی بات سن لی ہے وہ چاہتی ہیں کہ اس بل کو متعارف کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔

(شور وغل)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017."

(The motion was carried.)

(شور وغل)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: محترمہ گلناز شہزادی! آپ بل Introduce کروائیں۔ Order please, order in the house معزز ممبران اپوزیشن آپ کوئی طریق کار اختیار کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) (ترقی و ضوابط) نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90 (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and under Rule 94. It is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

(شور وغل)

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ کی مہربانی۔ جی، میاں خرم جہانگیر وٹو! اپنا بل متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017."

Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: جی، میاں خرم جہانگیر وٹو!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بڑا اہم بل ہے۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، ان کی بات سنیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: یہ ایک سماجی مسئلہ ہے جس کے لئے یہ بل introduce کروایا گیا ہے اس سے پہلے سندھ میں بھی یہ بل پاس ہو چکا ہے۔ پنجاب میں ایک سماجی مسئلہ یہ ہے کہ بچیوں کی چھوٹی عمر میں زبردستی شادی کر دی جاتی ہے اس لئے یہ بل 16 سال سے 18 سال کی عمر کرنے کے حوالے سے ہے۔ یہ وہ goes set ہیں جو آپ کے international standards، انٹر نیشنل این جی، عالمی تقاضے اور جو پاکستان سے باہر sign MOU ہوا اس کے مطابق ہیں اس لئے اس بل کو پنجاب اسمبلی میں introduce کروایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گورنمنٹ سے request ہو گی کہ مہربانی کرکے وہ اس کو consider کرے اور اس کو پاس ہونے کی permission دے۔ یہ کسی اپوزیشن کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کے لوگوں، عوام اور بچوں کا مسئلہ ہے اس لئے میں لاء منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ مہربانی کرکے اس کو oppose نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا کیونکہ law موجود ہے اور اس بارے میں religious complications پائی جاتی ہیں لہٰذا یہ leave grant نہ کی جائے آپ question put کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "رو عمران رو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Mrs Faiza Mushtaq may move the motion for leave of introduction of the Bill.

مسودہ قانون متعارف کروانے کے لئے اجازت کی تحریک

MRS FAIZA MUSHTAQ: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Mrs Faiza Mushtaq may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017

MRS FAIZA MUSHTAQ: Mr Speaker! I introduce The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017.

MR SPEAKER: The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90 (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and under Rule 94. It is referred to the Standing Committee on Agriculture with the direction to submit its report within two months.

Mrs Raheela Khadim Hussain may move the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

محترمہ راحیلہ خادم حسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس بل کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اذان ظہر)

قراردادیں
(مفادعامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: پہلے ہم مورخہ 7- فروری 2017 کے ایجنڈے کے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ زیر التواء قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، انصاری صاحب!

صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے انسنٹریٹرز (INCINERATORS) فراہم کرنے کا مطالبہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج انسنٹریٹرز (incinerators) فراہم کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج انسنٹریٹرز (incinerators) فراہم کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو فضلہ تلف کرنے کے لئے بتدریج انسنٹریٹرز (incinerators) فراہم کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ ارم حسن باجوہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جاں بحق ہونے والے پولیس ملازمین کو شہید کا رتبہ دینے کا مطالبہ

محترمہ ارم حسن باجوہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصوبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔"

محترمہ ارم حسن باجوہ: جناب سپیکر! میں نے اپنی قرارداد میں یہ کہا ہے کہ جتنے بھی چینلز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، آپ کی بات سنی گئی ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے ہوئے جان قربان کرنے والے پولیس ملازمین کو جاں بحق کی بجائے شہید لکھا جائے اور انہیں شہید کا مرتبہ دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب تیسری قرارداد جناب شہزاد منشی کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔ (قطع کلامیاں) یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ دونوں اطراف سے آپ کو کچھ سوچنا چاہئے۔ سارا ملک، ساری دنیا آپ کو دیکھ رہی ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ دونوں طرف سے اس طرح نہ کریں۔ (شور وغل)

پلیز، آپ بیٹھ جائیں، میری بات سنیں آپ بیٹھ جائیں۔ جی، جناب شہزاد منشی ۔۔۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ایسی بات نہ کریں۔ بہت ہو چکا ہے، آپ صبح سے کیا کر رہے ہیں؟ ایسی بات نہ کریں۔

صوبہ میں چلنے والی ٹریفک "رکشا" کے پیچھے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کا مطالبہ

جناب شہزاد منشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ خصوصی طور پر "رکشا" کے پیچھے لگائے گئے غیر اخلاقی اور غیر مہذب اشتہارات کے خلاف فی الفور کارروائی کی جائے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب چوتھی قرارداد ملک تیمور مسعود کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: چر سی، چر سی، چر سی۔۔۔(شور وغل)

ملک تیمور مسعود: اس ایوان کی رائے کے مطابق۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: چر سی، چر سی، چر سی۔۔۔(شور وغل)

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں یہ چور والی قرارداد پیش کروں یا اس ایجنڈے والی قرارداد پیش کروں، وزیراعظم کی چوری کی قرارداد پیش کروں، یہ مجھے بتائیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. Order please….

غیر معیاری سلنڈر والی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کرنے کا مطالبہ

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں، ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں۔ سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: چر سی، چر سی، چر سی۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: گو نواز گو، گو نواز گو۔۔۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں، ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں۔ سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ oppose کرتے ہیں، آپ بات کریں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! کوئی مسئلہ نہیں۔ میرے لئے اس پر بات کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آج ایک ایسے اہم مسئلے کے اوپر جہاں پر انسانی زندگیاں داؤ پر لگی ہوتی ہیں، یہاں پر بیٹھے ہوئے میرے بھائی

نے اس قرارداد کو بھی oppose کیا ہے کہ جہاں پر اس ملک کے غریب عوام جو کہ اپنے بچوں کے ساتھ پبلک ٹرانسپورٹ پر سفر کرتے ہیں اور یہ لوگ جو کہ شاہانہ انداز کے ساتھ اپنی لینڈ کروزرز کے اندر بیٹھ کر، اپنی لگژری گاڑیوں کے اندر بیٹھ کر، حکومتی بنچوں میں بیٹھ کر اقتدار اور دولت کے نشے میں مست ہو کر ان غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی سے جو کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں اپنی زندگیاں اور اپنے بچوں کی زندگیاں اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر ایسی بسوں اور ویگنوں کے اوپر کہ جہاں پر غیر معیاری سلنڈر گیس لگے ہوتے ہیں آج اگر ان کے خلاف بات کی جاتی ہے، آج اگر ان کو سیدھا رستہ دکھانے کی طرف بات کی جاتی ہے تو مجھے اس کی مذمت کرنے والے پر شرم آتی ہے، ان کا ساتھ دینے والے پر شرم آتی ہے کہ ان لوگوں کے دل و دماغ کے اوپر اتنی چربی چڑھ گئی ہے۔ ان کے اوپر اقتدار کا اتنا نشہ چڑھ گیا ہے کہ ان کو غریب عوام نظر نہیں آتی، ان کے چھوٹے چھوٹے بچے نظر نہیں آتے۔۔۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please. Order Please. Order please.

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! آج لگائیں ناں یہ میٹرو بسوں کے اوپر گیس کے سلنڈر، کیوں نہیں لگاتے میٹرو بسوں کے اوپر گیس کے سلنڈر؟ اور نج لائن ٹرین کے اوپر گیس کے سلنڈر کیوں نہیں لگاتے؟ ان کو شرم آنی چاہئے۔ ان کو حیاء آنی چاہئے۔ ان کو غیرت آنی چاہئے کہ یہ غریب عوام کی زندگیوں کے ساتھ، ان کے بچوں کی زندگیوں کے ساتھ، ان کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جو کہ روزمرہ کی زندگی میں حادثوں کا شکار ہوتے ہیں آج ان کی مذمت کر رہے ہیں۔ یہاں پر وزیر قانون بھی بیٹھے ہیں، یہاں پر صوبائی وزراء بھی بیٹھے ہیں لیکن ان کی موجودگی پر اس قرارداد کی مخالفت کرنا اور ان کی خاموشی نیم رضامندی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ یہ حکومت غریب عوام کے ساتھ نہیں ہے، یہ صرف اپنا مفاد دیکھتے ہیں، یہ چور، ڈاکو، لٹیرے اس ملک کو لوٹ کر یہاں سے چلے جائیں گے، اس ملک کی عوام کے ساتھ ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے، انہوں نے اس ملک کو لوٹا ہے، اس ملک کے عوام کے خزانوں کو لوٹا ہے۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! چرسی، چرسی، چرسی۔۔۔

جناب سپیکر: کیا کر رہے ہیں آپ، کیا کر رہے ہیں آپ، کیا کر رہے ہیں؟

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! آج شرم کا مقام ہے کہ مفاد عامہ کے ایک مسئلے کے اوپر جب بات کی جاتی ہے تو میرے ان فاضل بھائیوں اور میری ان بہنوں کو شرم آنی چاہئے کہ یہ ان کی مذمت نہیں کرتے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! چر سی، چر سی، چر سی۔۔۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں اس وقت تک چپ نہیں رہوں گا، اس وقت تک خاموش نہیں بیٹھوں گا جب تک عوام کے اس مسئلے کے اوپر، جب تک مفاد عامہ کے اس اہم مسئلے کے اوپر بات نہیں کی جاتی جو آئے دن اخباروں کی زینت بنتا ہے، جو آئے دن ٹی وی چینلز کی زینت بنتا ہے لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ ہاں، یہ وزراء بیان دیتے ہیں، ان وزراء کو ٹی وی پر آنے کا شوق ہے لیکن وزیراعظم اور اس کے خاندان کی چوری کو چھپانے کے لئے یہ کوئی بات نہیں کریں گے جو ملک کے مفاد میں ہو گی۔

جناب سپیکر: Relevant ہو جائیں، آپ کی مہربانی۔ بڑی مہربانی۔ جی، آرڈر پلیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! روزانہ کی بنیاد پر فیلڈ سٹاف انہیں چیک کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں 2013 سے لے کر 2017 تک اب تک 26924 پبلک سروس گاڑیوں کے چالان کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے 1389 گاڑیوں سے غیر معیاری سی این جی، ایل پی جی سلنڈر اتارے بھی جا چکے ہیں، 1476 گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ بھی منسوخ کئے جا چکے ہیں، اس سلسلہ میں 1,34,62,500 روپیہ جرمانہ بھی کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ اگر یہ question raise کریں گے تو اور بھی مزید جواب دیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی بسیں، ویگنیں چلتے پھرتے بم ہیں اور انسانی جان کے لئے خطرہ ہیں، سیٹوں کے نیچے ایک کی بجائے تین تین سلنڈر نصب کئے جاتے ہیں جن کے پھٹنے سے کئی گھروں کے چراغ گل ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ منسوخ کئے جائیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ (شور و غل)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ ان کی بات سننے دیں، کیا کر رہے ہیں آپ؟ کیا کر رہے ہیں آپ؟ ان کی بات سننے دیں۔ جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات اور غیر قانونی کلینک بند کرنے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!

اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

چونکہ متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب زیرو آر نوٹس شروع ہوتا ہے۔ پہلا زیرو آر نوٹس چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 26-اپریل 2017 صبح 10.00 بجے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔